

بستر پر بچپائے، ان کی خوشبو سونگھے، ان سے نکلا ہوا عطر جسم پر ملے۔ پھول کا معطر
معنبر سانس میرا رقیب بن گیا ہے اور مجھے اس کی حالت پر رشک آرہا ہے۔ کہ وہ
ہر لحظہ تیرے ساتھ رہتا ہے اور میں تجھ سے دور ہوں۔

۶۔ شرح : میری صراحی شراب سے خالی ہے۔ دل میں پھولوں کی سیر
کا کوئی دلولہ نہیں۔ یہ حالت میرے لیے فصل بہار کے سامنے شرمندگی اور ندامت
کا باعث ہے۔

بہار کا تقاضا ہی یہ ہے کہ شراب پی جائے اور پھولوں کی سیر کی جائے، لیکن
میرے پاس فصل بہار کے خیر مقدم کا یہ سامان موجود ہی نہیں، اس لیے میں شرمندہ
ہو رہا ہوں۔

مولانا طباطبائی کے ارشاد کے مطابق شعر کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اسے سوالِ مقدر
کا جواب سمجھ لیا جائے، یعنی میرا شراب پینا اور باغوں کی سیر کرنا لوگ بُرا سمجھتے ہیں
مگر ایسا نہ کروں تو مجھے باد بہار سے شرمندگی ہوتی ہے، لہذا میں شرمندگی گوارا
نہیں کر سکتا اور اپنا مشغلہ ضرور جاری رکھوں گا۔

۷۔ لغات۔ سطوت : دبدبہ۔

شرح : اے محبوب! تیرا حُسن غیور اس امر کی تاب نہیں لاسکتا کہ تیرے عاشق
کی نظر کسی اور طرف اٹھے، اسی حُسن غیور کے دبدبے نے میری نگاہوں میں پھول کے رنگ ادا
کو لہو بنا دیا۔ یعنی میں اس کی رنگینی کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتا اور یہ سب کچھ تیرے
غیور جلوہ حسن کے رعب اور دبدبے کا کرشمہ ہے۔

۸۔ لغات۔ گل در قفای گل : پھول کے پیچھے پھول۔

شرح : اے محبوب! یہ تیرے ہی جلوے کا دھوکا ہے کہ آج تک اس
دھوکے میں مبتلا ہو کر پھول یکے بعد دیگرے بے اختیار دوڑے چلے آرہے ہیں کہ شاید
اُس جلوے سے فیضیاب ہو سکیں۔

مطلب یہ ہے کہ روئے زمین پر پھولوں کی نمو، شادابی اور شگفتگی کا جو کبھی ختم